تاریخِ خواجۂ خواجگان



پروفیسر شمسی طہرانی

تاریخِ خواجہ خواجگان

مصنف

پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی

مشتاق بک کارنر
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

ہماری کتابیں · معیاری کتابیں
خوبصورت اور کم قیمت کتابیں

ناشر: مشتاق احمد
اہتمام: سلمان منیر

نام کتاب	—	تاریخِ خواجہءخواجگان
مصنف	—	پروفیسر حافظ سید محمد ضیاء الدین شمسی طہرانی
مطبع	—	آر۔آر۔ پرنٹرز، لاہور
ڈیزائن	—	عاطف بٹ
سن اشاعت	—	2012ء
قیمت	—	[redacted] روپے

شائع کردہ

عبداللہ اکیڈمی
الکریم مارکیٹ۔ اردو بازار، لاہور

کتاب ہذا میں اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما کر شکریہ ادا کرنے کا موقع فراہم کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ شکریہ

سہروردی ہیں اس لئے حضرت شہاب الدین سہروردی کا غریب نوازؒ کے فیض صحبت سے مستفید ہونا ایک وقیع شہادت ہے۔

اسی قیام بغداد کے زمانے میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بھی ۲۳ یا ۲۴ سال کی عمر میں حضرت خواجہ سے مرید ہوئے۔

ہرون سے واپس بغداد آکر کچھ مدت تک قیام کیا اور بغداد میں آپ نے بہت سے بزرگوں کو روحانی فیض پہنچایا۔ اس دوران شیخ ابو نجیب سہروردی سے بھی ملاقات کی۔ شیخ کا سن وفات ۵۶۳ھ ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی آپ کے برادر زادہ تھے۔ (اردو ترجمہ، مرآۃ الاسرار، ص: ۵۳۸)

ہمدان کا سفر

بغداد میں بہت سے تشنگان شراب معرفت کو سیراب کرتے ہوئے حضرت خواجہ ہمدان پہنچے۔ (سیر العارفین فارسی ص:۶)

اسی دور کا واقعہ ہے کہ حضرت خواجہ عثمان ہرونی کو حضرت خواجہ غریب نواز کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ آپ اپنے قابل فخر مرید حضرت خواجہ فخر الدین (خدام خواجہ غریب نواز کے مورث اعلیٰ) کو ساتھ لے کر حضرت خواجہ معین الدین کی جستجو میں نکل کھڑے ہوئے۔

(ہمارے خواجہ، ص:۱۰، سیر العارفین، فارسی، ص:۸، اردو ترجمہ، سیر الاقطاب، ص:۱۳۱)

پارسیوں کا آتش کدہ اور خواجہ عثمان ہرونیؒ کی کرامت

''آپ خواجہ غریب نوازؒ کی تلاش میں ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں ایک بڑا آتش کدہ تھا اور لوگ آگ کی پرستش کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ خواجہ عثمان ہرونی نے انھیں آگ کی پرستش سے روکا، جب وہ لوگ نہ مانے تو آپ ان آتش پرستوں کے ایک سات سالہ لڑکے کو لے کر آگ میں کود پڑے۔ صاحب سیر العارفین نے اس

واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ لڑکے کو جب آگ میں لے کر داخل ہوئے تو حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے آیت کریمہ پڑھی بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم ۔تقریباً چار گھنٹے تک آگ میں رہے ۔آتش کدہ گلستان بن گیا۔" بقول اقبال......

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا   آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

"آپ کو اور اس لڑکے کو آگ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا یہ دیکھ کر سب آتش پرست مسلمان ہو گئے۔"

صاحب سیر العارفین، فارسی، ص: ۸تا۹، اور صاحب سیر الاقطاب (اردو ترجمہ ص: ۱۳۱) نے اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا ہے اور دونوں تذکرہ نگاروں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آتش پرستوں کے پیر مغاں کا نام آپ نے عبد اللہ رکھا اور اس لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔ صاحب گلزار ابرار (اذکار ابرار اردو ترجمہ، گلزار ابرار، ص: ۳۸ تا ۳۹) نے ان دونوں کا ذکر عبداللہ رازی اور ابراہیم پور عبداللہ رازی کے نام سے کیا ہے۔ صاحب سیر العارفین نے یہ بھی لکھا ہے کہ آتش کدہ مسمار کر دیا گیا اور وہاں ایک خوبصورت عمارت بنوائی گئی وہاں ایک متبرک اور عظیم الشان گورستان ہے، جہاں بزرگ حضرات کی قبریں ہیں اور ان سے فیض جاری ہے۔ صاحب سیر العارفین مولانا جمالی وہاں دو ہفتہ تک قیام پذیر رہے اور وہاں سے بہت فیض حاصل کیا۔ وہاں حضرت خواجہ عثمان ہرونی کا حجرہ اور خانقاہ بھی ہے۔ صاحب سیر العارفین کو وہاں کے لوگوں سے یہ بات معلوم ہوئی۔

حضرت خواجہ عثمان ہرونی کا تقریباً یہی واقعہ آتش کدہ حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کی زبانی بھی بیان ہوا ہے۔

(اردو ترجمہ خیر المجالس، ص: ۵۲ تا ۵۳، پرویز بک ڈپو، دہلی)

مختصر یہ کہ اس واقعہ کی صداقت ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے کیونکہ سبھی تذکرہ نگاروں نے اس واقعہ کو اپنے اپنے انداز سے لکھا ہے۔